تغییر لخلق اللہ

اور

COSMETIC SURGERY

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالواحد زید مجدہم
مدرّس و نائب مفتی و فاضل جامعہ مدنیّہ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم

اللہ تعالٰی نے جسم انسانی کی جس طرز پر تخلیق فرمائی ہے اور قدرتی طور پر جس انداز سے بدن انسانی کی نشوونما ہوتی ہے اس میں انسانوں کی جانب سے کچھ تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور اللہ تعالٰی کی خلقت میں تغییر کی جاتی ہے۔ اس کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں :

۱۔ تحصیل حسن وزینت کے لیے

مثلاً کان چھیدنا، مہندی لگانا، خضاب لگانا، ناخن تراشنا، بال صاف کرنا، بال کتروانا، مونچھیں تراشنا، ڈاڑھی سنوارنا، ڈاڑھی مونڈنا، جسم گودنا، بالوں کو بلیچ کرنا وغیرہ۔

۲۔ جسمانی اصلاح کے لیے

مثلاً ختنہ کرانا، زائد انگلی کٹوانا، عورت کا اپنے چہرے پر اُگے ہوئے ڈاڑھی مونچھوں کے بال صاف کرنا، کٹے ہوئے ہونٹوں کی سرجری کرنا۔

۳۔ دوسرے انسان کے فائدہ کے لیے

مثلاً انسانی اعضاء کی پیوندکاری اور اس کے لیے اِس شخص کے اعضاء نکالنا جس کی دماغی موت BRIAN DEATH واقع ہو چکی ہو یا آنکھ حاصل کرنے کے لیے جس کی ابھی تازہ تازہ موت ہوئی ہو۔

۴۔ غرض فاسد کے لیے

مثلاً زیادہ آبادی سے بچنے کے لیے مردوں اور عورتوں کی نس بندی۔ VASECTOMY +

TUBAL LIGATION کرنا۔ مردوں کو خصی کرنا CASTRATION

۵۔ تعذیب و سزا کے لیے

مثلاً عداوت و دُشمنی میں کسی کی ناک وغیرہ کاٹنا اور حدود و قصاص کو جاری کرنا

۶۔ شرک و فاسد عقائد کی پیروی کے لیے

مثلاً کسی کے نام پر ناک یا کان چھدوانا، کسی کے نام کی چوٹی رکھنا، ابروؤں کو صاف کرنا۔

ان اسباب میں سے کچھ تو وہ ہیں جن کا شریعت و دین میں کچھ اعتبار نہیں مثلاً شرک اور فاسد عقائد کی پیروی بالکل حرام ہے اور کچھ اسباب وہ ہیں جن کا اگرچہ شریعت نے اعتبار کیا ہے۔ مثلاً حسن و زینت کی تحصیل لیکن اس کا معیار اور STANDARD شریعت نے خود اپنے پاس رکھا ہے انسانوں کے عرف و رواج پر نہیں چھوڑا کیونکہ انسانوں کا علم اور اُن کی نظر اتنی وسیع نہیں جتنی اللہ تعالیٰ کی ہے اور پھر انسانوں کے رواج بھی باہم متضاد ہوتے ہیں۔

آگے ہم ہر سبب سے متعلق کچھ تفصیل بیان کرتے ہیں۔

شرک و فاسد عقائد کی پیروی میں

۱۔ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ (سورۂ نساء : ۱۱۹)

اور (شیطان نے کہہ رکھا ہے کہ) میں لوگوں کو حکم دوں گا کہ وہ اللہ کی پیدائش کو بدل ڈالیں گے۔

۲۔ ایک حدیث میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وانی خلقت عبادی حنفاء کلھم وان الشیاطین اتتھم فاجتالتھم عن دینھم فحرمت علیھم ما احللت لھم وامرتھم ان یشرکوا بی مالم انزل به سلطانا و وامرتھم ان یغیروا خلقی۔ تفسیر قرطبی ۲۵۰/۵

میں نے اپنے بندوں کو موحد پیدا کیا (یعنی پیدائش کے وقت اُن کی فطرت میں شرک نہیں تھا بلکہ توحید تھی) پھر شیطان (خواہ وہ انسان ہوں یا جن) ان کے پاس آئے اور اُن کو اُن کے دین فطرت سے پھیر دیا اور اُن

پر وہ چیزیں حرام کردیں جو مَیں نے اُن کے لیے حلال کی تھیں اور اُن کو حکم دیا کہ وہ میرے ساتھ ان چیزوں کو شریک ٹھہرائیں جن کے بارے میں مَیں نے کوئی دلیل و حجت نازل نہیں کی اور انھوں نے اُن کو حکم دیا کہ وہ میری خلق و پیدائش کو بدل دیں۔

تعذیب و سزائیں

۱۔ جان بوجھ کر عداوت و دُشمنی میں یا کسی بھی وجہ سے کسی کے اعضاء کاٹ دے تو سزا میں کاٹنے والے کے انھی اعضاء کو کاٹا جائے گا اور زخم کے بدلے زخم لگائے جائیں گے جبکہ مساوات کا لحاظ رکھنا ممکن ہو۔

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ (سورہ مائدہ)

اور ہم نے یہود پر توریت میں یہ بات فرض کی تھی کہ جان بدلے جان کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے۔

۲۔ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ (سورہ مائدہ: ۳۸)

اور جو مرد چوری کرے اور جو عورت چوری کرے تو اُن دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو اُن کے کردار کے عوض بطورِ سزا کے اللہ کی طرف سے۔

۳۔ رہزنی اور ڈکیتی کی سزا

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ (سورہ مائدہ: ۳۳)

جو لوگ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے (اُن کے دیے ہوئے امن کو توڑ کر) لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں اُن کی یہی سزا ہے کہ قتل کیے جائیں یا (دوسری حالت میں) سولی دیے جائیں یا (تیسری حالت میں جبکہ انھوں نے صرف مال لوٹا ہو قتل نہ کیا ہو) اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے (یعنی دایاں ہاتھ بایاں پاؤں) کاٹ

دیے جائیں یا (چوتھی صورت میں) قید کر دیے جائیں۔

جسمانی اصلاح کے لیے

۱۔ لاباس بقطع العضو ان وقعت فیه الأكلة لئلا تسری (عالمگیری ۵/۳۶۰)

جب کسی عضو میں کوئی حصّہ گل جائے تو اس عضو کو قطع کر دینے میں کوئی حرج نہیں تاکہ فساد باقی جسم میں نہ سرایت کرے۔

۲۔ اذا اراد الرجل ان یقطع اصبعا زائدة أو شیئا آخر . . . ان کان الغالب هو النجاة فهو فی سعة من ذلك (عالمگیری ۵/۳۶۰)

جب آدمی کوئی زائد اُنگلی یا اسی طرح کوئی اور زائد عضو کاٹنا چاہے تو اگر غلبہ حفاظت کا ہو تو اس کی گنجائش ہے۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ باتیں فطرت میں شامل ہیں ختنہ کرنا۔ زیرِ ناف بال صاف کرنا، مونچھیں کترنا، ناخن کاٹنا اور بغلوں کے بال صاف کرنا۔

ان حوالجات کی مناسبت سے ہم کہتے ہیں کہ جسم میں کوئی پیدائشی عیب ہو یا بعد میں کسی حادثہ کی بناء پر کوئی نقص و عیب واقع ہو گیا ہو تو چونکہ اس زمانہ میں علم جراحت SURGERY بڑی ترقی پہ ہے اور ہلاکت و نقصان کا کچھ خوف نہیں ہو گا اس لیے اُن کو دُور کرنے کے لیے جو آپریشن کیے جائیں وہ جائز ہوں گے۔ ایسی جراحت کو ______________ جراحت برائے اصلاح بدن کہا جاتا ہے۔ بہت زیادہ ٹیڑھے دانت جنکو سیدھا کرنے کے لیے کچھ دانت نکالنے پڑتے ہیں وہ بھی اسی ضابطہ کے تحت آتے ہیں۔

فاسد اغراض کے لیے

مثلاً غلاموں یا ملازموں کو خصی CASTRATE کرنا تاکہ وہ گھر کی عورتوں میں بلا کسی خطرے کے آجا سکیں یا اس اندیشے سے کہ لڑکی ہو گئی تو بدنامی ہو گی یا اس فکر سے کہ اگر دُنیا کی آبادی بڑھ گئی تو اُن کی خوراک مہیا نہ ہو سکے گی۔ منصوبہ بندی کے تحت مردوں کو خصی کرنا یا مردوں اور عورتوں کی نس بندی کرنا۔

اوّل تو ابھی تک یہی طے نہیں کیا جا سکا کہ کسی علاقے کی آبادی کتنی ہو کہ اس سے تجاوز نقصان دہ ہو گا۔ یعنی اس بارے میں کوئی OPTIMUM LEVEL تجویز نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ ازیں اس کو اجتماعی فکر بنانا اور اس کو قوم کی ترقّی و فلاح کا ذریعہ قرار دینا قرآن و سُنّت کی تعلیمات کا مقابلہ کرنا ہے۔

قرآن پاک میں ہے

وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا و یعلم مستقرھا و مستودعھا

(سورہ ھود: ۱۶)

زمین پر چلنے والی کوئی مخلوق ایسی نہیں جس کے رزق کی ذمہ داری اللہ پر نہ ہو۔ وہ ان سب کے ٹھکانے کو جانتا ہے۔

ان آیات سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس عالم میں جتنی جانیں پیدا فرماتے ہیں اُن کے رزق میں ضروریات زندگی کی کفالت خود فرماتے ہیں، البتہ انسانوں کی ذمہ داری اتنی ہے کہ وہ اختیاری اسباب کی حد تک زمین کی پیداوار کو بڑھانے کی کوشش کریں، اناج و سامان کو بچانے کی فکر کریں اور حاصل شدہ سامان کی تقسیم عدل و انصاف کے ساتھ کریں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے۔ جوانی کے تقاضے سے جنسی خواہش ہمیں پریشان کرتی تھی اس لیے ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ ہم اختصاء CASTRATION کرلیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا اور (اس فعل کے حرام ہونے سے متعلق) قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی۔

یا ایھا الذین اٰمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین۔

اے ایمان والو تم اللہ کی ان پاکیزہ چیزوں کو اپنے اُوپر حرام نہ بناؤ جو اس نے تمہارے لیے حلال کی ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

یہاں یہ غرض تھی کہ جنسی خواہش کے غلبہ سے آزاد ہوکر پوری دلجمعی کے ساتھ جہاد میں شریک رہیں لیکن اس غرض کے تحت بھی اجازت نہیں ملی تو جو اغراض شریعت کی نظر میں فاسد ہیں اُن کے تحت اجازت تو بطریق اولیٰ نہ ہوگی۔

دوسرے انسان کے فائدہ کے لیے

انسانی اعضاء کی پیوند کاری

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کسر عظم المیت ککسر عظم الحی۔
مردہ کی ہڈی توڑنا اور نکالنا ایسا ہی ہے جیسے زندہ کی ہڈی توڑنا اور نکالنا۔

۲۔ شرح سیر کبیر میں ہے۔ ”آدمی اپنی موت کے بعد بھی اتنا ہی قابلِ احترام ہوتا ہے جتنا کہ اپنی زندگی میں ہوتا ہے۔ لہٰذا جس طرح زندہ آدمی کے کسی عضو و جزء سے اس کی تکریم کی بناء پر علاج و مداوات جائز نہیں اسی طرح مُردہ کی ہڈی کے ساتھ بھی علاج و تداوی جائز نہیں۔

۳۔ انسان کے بالوں سے بھی انتفاع جائز نہیں۔

الف : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ

اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ایک انسان کے دوسرے کے سر وغیرہ میں بال لگانے والی اور لگوانے والی پر

ب : ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کو بخار ہُوا جس سے اس کے سَر کے بال اُڑ گئے تو کیا میں اس کے سَر میں دوسرے انسان کے بال لگا دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دوسرے کے بال لگانے والی اور لگوانے والی پر (اللہ کی) لعنت ہے۔

اس تفصیل کا حاصل یہ ہے کہ ایک انسان کے بال اور اعضاء اُتار کر کسی دوسرے انسان کو لگانا جائز نہیں۔ اس معاملہ میں کسی کی اجازت اور رضامندی کا اعتبار نہیں ہے۔

حسن و زینت کی تحصیل کے لیے

ناخن تراشنا، زائد بال صاف کرنا، عورتوں کا ہاتھوں میں مہندی لگانا، مردوں کا سفید بالوں کو مہندی سے یا سیاہ کے علاوہ کسی اور رنگ سے رنگنا، ٹھوڑی سے ایک مشت سے زائد ڈاڑھی کے بال کاٹنا، مونچھیں کترنا، عورتوں کا بندے اور بالیاں پہننے کے لیے اپنے کان چھیدنا یہ چیزیں ایسی ہیں جن کے جواز کے شرعی دلائل سے ہر عام و خاص مطلع ہے۔

البتہ چند چیزیں ایسی بھی ہیں جن کو اگرچہ حسن و زینت کے لیے اختیار کرتے ہیں لیکن شریعت نے ان سے منع کیا ہے۔

۱- عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمصات المتفلجات للحسن المغیرات لخلق اللہ - (مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالٰی نے لعنت فرمائی جسم گودنے والیوں پر اور جسم گودوانے والیوں پر اور چہرے (یعنی ابرو) کے بال اکھیڑنے والیوں پر اور اکھڑوانے والیوں پر اور حُسن کے لیے دانتوں کو گھس کر جُدا جُدا کرنے والیوں پر اللہ کی بناوٹ کو بدلنے والیوں پر۔

۲- عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم خالفوا المشرکین اوفروا اللحٰی واحفوا الشوارب (مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا تم مشرکین کی مخالفت کرو اور ان کا یہ طرزِ مت اختیار کرو کہ ڈاڑھی منڈائیں اور مُونچھیں لمبی کریں بلکہ ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مُونچھیں کترواؤ۔

۳- عن ابن عبّاس رضی اللہ عنہما عن النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم قال یکون قوم فی آخر الزمان یخضبون بھذا السواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحۃ الجنۃ (مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو اس سیاہ رنگ سے اپنے بالوں کو خضاب کریں گے کبوتر کے پوٹے کی مثل۔ وہ لوگ جنّت کی خوشبو بھی نہ پائیں گے۔

ان حدیثوں میں جو باتیں ذکر کی گئی ہیں وہ حُسن و زینت کی تحصیل کے لیے اختیار کی جاتی ہیں جیسا کہ خود پہلی حدیث میں اس کی تصریح بھی ہے۔ جب تحصیلِ حُسن بذاتِ خود ممنوع بھی نہیں ہے تو پھر ان میں ممانعت اور وعید کی وجہیں یہ نظر آتی ہیں۔

۱- دوسرے کو دھوکہ دینا مثلاً بڑھاپے کو چھپایا جائے اور اپنے آپ کو جوان دکھایا جائے۔

۲- تحصیلِ حسن میں محض تکلّف کرنا اس کا مطلب یہ ہے کہ تحصیلِ حسن کے لیے جو طریقہ اختیار کیا

جارہا ہے وہ تمام انسانوں کے نزدیک حسن کے معیار پر نہیں بلکہ کچھ لوگ اس میں حُسن سمجھتے ہیں تو دوسرے علاقے یا قوم کے لوگ اس میں سرے سے حسن خیال نہیں کرتے یا اُلٹا اس میں بدنمائی خیال کرتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ بھی اس وقت ہے جب ان طریقوں کو اختیار کرنے والی عورتیں ہوں تو وہ محض شوہر کی خاطر یہ کریں اور اگر اُن سے غرض غیر محرموں میں نمائش ہو یا اعضا مستورہ کا اظہار ہو تو یہ تو خرابی در خرابی ہے۔

اَب ہم موجودہ زمانے میں رائج جراحت برائے تحسین یعنی COSMETIC SURGERY کا حکم ذکر کرتے ہیں۔

COSMETIC SURGERY سے یہ مُراد نہیں کہ کسی پیدائشی یا حادثاتی جسمانی نقص وعیب کو دُور کیا جائے بلکہ اس سے مراد سرجری کے ذریعے۔

یا تو جسمانی بناوٹ میں وہ تغیّرات کرنا ہے جن کا شمار محض تکلّف میں ہوتا ہے مثلاً ایک شخص کا خیال ہے کہ اس کے ہونٹ کچھ موٹے ہیں تو وہ اپنے ہونٹوں کو پتلا کرواتا ہے حالانکہ اس کے ہونٹوں کی موجودہ موٹائی ناقابلِ قبول نہیں۔ بلکہ وہ قدرتی تفاوت کی قابلِ قبول وسعت کے اندر ہے۔

اسی طرح ایک شخص خیال کرتا ہے کہ اس کی ناک کچھ دبی ہوئی ہے حالانکہ وہ NORMAL RANGE میں ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی ناک کو کچھ اُونچا کر دیا جائے یا وہ چاہتا ہے کہ اس کی ناک میں کچھ چونچ سی بن جائے یا اگر وہ ہے تو وہ اس کو پسند نہیں کرتا اور چاہتا ہے کہ اُس کو دُور کر دے۔

اس قسم کے طریقے ظاہر ہے کہ تحصیل حُسن کے لیے محض تکلّفات ہیں خصوصاً جب مرد اُن کو اختیار کریں۔

(۲) یا وہ تغیّرات ہیں جن سے دھوکہ و فریب دینا ہو، مثلاً چہرے سے بڑھاپے کی جھرّیوں کو سرجری کے ذریعے سے دُور کر دیا جائے تاکہ آدمی خصوصاً عورت جوان نظر آئے۔

(۳) یا وہ تغیّرات ہیں جن سے غرض فاسد کو پُورا کرنا مقصود ہو۔ مثلاً عورت کی چھاتیاں ڈھلک جائیں تو سرجری کر کے اُن کو دوبارہ اُٹھا دینا یا حمل کی وجہ سے زیر ناف جو داغ اور جھریاں پڑ جاتی ہیں اُن کو دُور کرنا تاکہ دوسرے لوگوں کے سامنے ان اعضاء کی نمائش اور انکا اظہار کیا جاسکے۔

تنبیہ: وہ تمام تغیّرات جن کے بارے میں اُوپر ذکر ہُوا کہ وہ شریعت کے مخالف ہیں ظاہر ہے کہ اگر کوئی اُن کا ارتکاب کرے تو اس کے پاس اُن کے جواز میں کوئی شرعی دلیل تو نہ ہوگی۔ اس وقت اُن کا ارتکاب محض نفس و شیطان کی اتّباع میں ہوگا اور نفس کو بھی شیطان ہی اپنا آلہ بناتا ہے۔ لہٰذا اس قسم کے تمام تغیّرات

(بقیہ بر صـ ۶۴)

○ ۱۳ر فروری کو جناب عبد المجید صاحب ڈیرہ غازی خان سے جامعہ جدیدہ تشریف لائے۔

○ ۱۴ر فروری کو جناب شمس الدین صاحب پراچہ　ضلع اٹک تشریف لائے۔ جامعہ جدید کے بارے میں حضرت مہتمم صاحب نے اُن کو احوال سے مطلع کیا جس پر اُنھوں نے مسرّت کا اظہار کیا اور حضرت کو آنے کی دعوت دی۔

○ ۱۸ر فروری بعد نماز مغرب جناب اسحاق صاحب اور جناب عبد اللہ صاحب (نومسلم) اسپین سے تشریف لائے اور حضرت مہتمم صاحب سے ملاقات میں جامعہ جدید کے احوال کے بارے میں گفتگو ہوئی۔

○ ۲۹ فروری۔ جناب مولانا موسیٰ کرماڈی صاحب لندن سے تشریف لائے اور کچھ دیر قیام فرمایا۔

بقیہ : تغییر لخلق اللہ

شیطان کی پیروی میں ہوں گے اور قرآن پاک کی اس آیت میں داخل ہیں۔

ولاٰمرنھم فلیغیرن خلق اللہ یعنی شیطان نے کہہ رکھا ہے کہ میں لوگوں کو حکم دوں گا کہ وہ اللہ کی پیدائش کو بدل ڈالیں گے (کیونکہ یہ شریعت کی نظر میں فقط بگاڑ ہے)۔ اس لیے ایسی تمام باتوں سے بچنا ضروری ہے۔ و اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ للہ رب العالمین۔

بقیہ : تقریظ و تنقید

بھی تھے مفتی و فقیہ بھی تھے واعظ و خطیب بھی تھے، پیر طریقت و رہبر شریعت بھی تھے، آپ کی مجالس میں علم و عرفان کے موتی بکھرتے تھے، خُدا بھلا کرے آپ کے متوسلین کا کہ اُنھوں نے ان موتیوں کی قدر کی اور انھیں محفوظ کرلیا۔ زیرِ تبصرہ کتاب "ملفوظات فقیہ الاُمّت" اوّل دوم میں انہی قیمتی موتیوں کو جمع کیا گیا ہے ان میں قارئین کو قرآن و حدیث کے علمی نکات، فقہی مباحث سِیَر و جہاد، سلوک و تصوّف، تعبیر الرؤیا، تاریخ و تذکرہ، واقعات اکابر عملیات و وظائف لطائف و ظرائف، مکالمات و مناظرات اور اُن کے علاوہ بہت سی قیمتی چیزیں ملیں گی، پہلے یہ ملفوظات ہندوستان میں چھوٹے چھوٹے دس حصّوں میں شائع ہوئے تھے۔ انہی کا عکس لے کر مکتبہ مدنیہ لاہور کی طرف سے یکجا دو جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔ دونوں جلدوں میں پانچ پانچ حصے ہیں کاغذ و طباعت عمدہ ہے لیمینیشن کی خوب صورت جلد ہے۔ قارئین ان سے ضرور استفادہ فرمائیں۔　(ن ـــ ا)